REGD E.P. No 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔ اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۰۲۔ ۲

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۵ | ۱۴ ہجرت ۱۳۳۵ھش | ۳ شوال ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۷

18

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۶ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل تفسیر کا کام بھی کرایا۔ اور حسب معمول سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ آج راولپنڈی سے بوجہ الاّ ربہت سے دوست حضور اقدس کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ حضور اقدس کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

قادیان میں نماز عید

قادیان ۱۲ مئی۔ آج رات ماہ شوال کا چاند نظر آجانے کی اطلاع ملنے پر صبح باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نماز عید ادا کرنے کا پروگرام بنایا گیا چنانچہ جب سوا آٹھ بجے تمام درویشان نماز کیلئے جمع ہوئے اور مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نماز شروع کرائی تو شہد کی مکھیاں نمازیوں کے سروں پر گھومنے لگیں نماز مختصراً ادا کرنے کے بعد سب احباب گھروں کو واپس لوٹ آئے چند درویشان کو مکھیوں نے کاٹ کھایا جن میں سے بعض مستورات اور بچے بھی تھے۔ نوجوانوں نے مستعدی سے انہیں بچانے کی

ہندوستان کا ایک عظیم مصلح — حضرت بدھ علیہ السلام

ذیل کا مضمون مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی کے مبسوط مقالہ کا ایک حصہ ہے جو الفضل ربوہ بابت ۲ مئی ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا اس حصہ میں حضرت بدھ علیہ السلام کی روحانی تاثیرات اور آپکے کام اور آئندہ کے بارہ میں بعض پیشگوئیوں وغیرہ کی طرح پر تفصیلاً بیان کی گئی ہیں امید ہے کہ یہ ۲۵۰۰ ویں برسی کے موقعہ پر اسے پسند کیا جائے گا (ادارہ)

کٹھن ریاضتوں کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے حضرت بدھ کو اپنے زمانہ کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا۔ اور اصلاح خلق کا مشن آپ کے سپرد کیا گیا۔ تو جس رات "گیا" میں ایک پیپل کے درخت کے نیچے آپ پر تجلی ہوئی۔ آپ اپنے مشن کو سرانجام دینے کے لئے روانہ ہوگئے۔ "بدھ" چونکہ خیال کرتے تھے کہ ان کی تعلیم ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔ اس لئے وہ اس کے عام پرچار سے ہچکچائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ربانی کے ذریعہ انہیں بتایا گیا کہ دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کی عقل رسا سے بعید نہیں۔ کہ وہ اس تعلیم کو سمجھ سکیں۔ اس پر آپ نے تہیہ کرلیا کہ اس تعلیم کی طرف دوسروں کو بھی بلائیں گے۔ چنانچہ آپ اپنی باقیماندہ زندگی تبلیغ میں صرف کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔

آپ کو خیال پیدا ہوا۔ کہ آپ پہلے اپنے دو برہمن استادوں "آلار کالام" اور "رام پترا دھیک" کو اس نور سے منور کریں جو آپ کو حاصل ہوا۔ لیکن یہ معلوم ہونے پر کہ وہ دونوں وفات پا چکے ہیں آپ بنارس کی طرف روانہ ہوگئے۔ اتفاق سے آپ کے پرانے شاگرد پانچوں بھکشو وہاں مل گئے۔ جو بنارس سے چند میل کے فاصلہ پر "ہرن بن" میں اپنے خیالات کے ماتحت عبادت و ریاضت میں مصروف تھے۔ انہوں نے اس خیال سے کہ ان کی استقامت میں فرق آگیا ہے۔ "بدھ" کو آتا دیکھ کر باہم مشورہ کیا کہ ان کے آداب اور تعظیم کے قواعد بجا لانا مناسب نہیں۔ چنانچہ چار بھکشوؤں نے تو آپ سے بیگانہ وار سلوک کیا اور پانچویں نے آپ کو آسن بنا کر دیا۔ "بدھ" اپنی خدا داد فراست سے ان کا ارادہ سمجھ گئے۔ اور فرمایا میں آپ جیسا ہی بشر ہوں۔ صرف فرق یہ ہے کہ مجھے راہ نجات مل گئی ہے اور تم اس سے ابھی تک محروم ہو۔ چنانچہ آپ نے انہیں تقویٰ کی وہ تمام راہیں بتلائیں۔ جو فیضان الٰہی سے آپ پر نازل ہوتی تھیں۔ نیز بتایا کہ میری راہ ایک وسطی راہ ہے جو افراط و تفریط سے بچاتی ہے۔ پانچوں بھکشو کچھ عرصہ کے مباحثہ کے بعد آپ پر ایمان لے آئے۔ ان پانچوں بھکشوؤں کے نام "کونڈانیہ"۔ "وپا"۔ "بھدریہ"۔ "مہانام" اور "اشوجیت" ہیں۔

جب آپ کے ماننے والوں کی تعداد ساٹھ تک پہنچ گئی۔ تو آپ نے انہیں مختلف مقامات پر تبلیغ کے لئے بھیجا اور انہیں ہدایت دی کہ وہ کسی ایک جگہ پر مقام نہ کریں۔ چنانچہ ان ساٹھ شاگردوں نے ہندوستان کے مختلف حصوں میں بڑے زور سے تبلیغ کی۔ اور ملک میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ جب شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی۔ تو ان میں سے ایک حصہ کو راہب خانوں میں بھی اقامت پذیر ہونا پڑا۔ جو مالدار مریدوں نے تعمیر کرا دیئے تھے آپ ہر قسم کے لوگوں کے پاس جاتے اور انہیں پیغام حق پہنچاتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کنچنیوں کے پاس بھی گئے اور انہیں تبلیغ کی۔ "ارووبا" میں تیس نوجوان جو آوارگی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ پر ایمان لائے اور انہوں نے آپ کے ہاتھوں پر توبہ کی اور اس طرح راجگڑھ کا آپ نے تبلیغ کی۔ اور آپ پر ایمان لے آیا۔ اسے دیکھ کر رعایا میں سے بھی ایک تعداد آپ پر ایمان لائی۔ ان میں وہ برہمن "ساری پتر" اور "مودگلیان" بھی تھے۔ جنہیں بدھ کی نگاہ میں اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ جب جماعتی نظام بنایا گیا تو ان دونوں کو بہت وقعت دی گئی۔ اپنے تبلیغی سفر کے دوران میں ایک دفعہ جب آپ "کپل وستو" آئے اور آپ بازار میں بھیک مانگ رہے تھے تو آپ کے والد "شدھودن" نے دیکھ لیا۔ اس نے کہا۔ بیٹا تمہارا بھیک مانگنا ہماری بدنامی کا موجب ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ہر نعمت عطا کی ہے۔ حضرت بدھ علیہ السلام نے جواب دیا۔ آپ کا فرمان درست ہے۔ مگر میں تو گذشتہ عارفین کے طریق پر چل رہا ہوں۔ اس کے بعد "شدھودن" کو اپنے مذہب کی تبلیغ کی۔ اور کاسۂ گدائی اس کے ہاتھ میں دے کر محل میں داخل ہوئے۔ وہاں اپنی بیوی اور بچے کو دیکھا۔ بیوی کو تبلیغ کی تو وہ آپ کی پیرو بن گئی۔ اور بعد میں بدھ نظام میں عورتوں کی لیڈر رہی۔

"یشودھا" نے "بدھ" کے تارک الدنیا ہونے کے بعد دنیا سے منہ پھیر لیا تھا۔ وہ زمین پر سوتی تھی۔ اور خادمہ کی طرح گیرو۔ے رنگ کے کپڑے پہنا کرتی تھی۔ دوبارہ ملاقات کے موقع پر راجہ "شدھودن" نے اس کی ریاضت کا قصہ "بدھ" کو سنایا۔ اور بتایا کہ جب سے تم نے گھر چھوڑا ہے۔ یہ تمہارے طریق پر چل رہی ہے۔

قیام "کپل وستو" کے دوران میں ایک دن یشودھا نے اپنے بیٹے "راہول" کو بدھ کے پاس بھیجا۔ اور ہدایت کی کہ اپنے باپ سے حق موروثی طلب کرو۔ جب "راہول" بدھ کے پاس گیا۔ تو آپ نے اپنے شاگرد "ساری پتر" سے کہا کہ وہ اسے جماعت فقراء میں داخل کرلے۔ چنانچہ "راہول" کے زیور اتار دیئے گئے۔ اور سر منڈوا کر اسے فقیرانہ لباس پہنایا گیا "شدھودن" نے روتے ہوئے کہا کہ سدارتھ! میرے ساتھ جو کچھ ہوا۔ لیکن برائے خدا۔ میرا یہ کہنا مانو کہ آئندہ کسی نابالغ بچے کو اس کے والدین اور سرپرستوں کی اجازت کے بغیر جماعت فقراء میں داخل نہ کرنا بدھ علیہ السلام نے

جماعتوں کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

اسلام کی تعلیم کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ضروری قرار دیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ دیگر بانیان مذاہب کی تکریم و تحریم کرے جنہوں نے دنیا میں صداقت کو قائم کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی قبولیت عطا کرکے ان کی صداقت کی عملی شہادت بہم پہنچا دی۔ ایسے انبیاء اور اوتار و منجملہ نقصص علیک کی ذیل میں آتے ہیں۔ جماعت ایک چوتھائی صدی سے زیادہ عرصہ سے ایسے جلسے کرتی چلی آئی ہے۔ کہ جب ایک ہی سٹیج سے تمام پیشوایان مذاہب کی تعریف و توصیف کی جاتی اور ان کے نیک سوانح حیات بیان کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ہر ایک کے دل میں ان کی محبت جاگزیں ہو کر تمام کے پیروؤں میں باہمی صلح اور رواداری کا جذبہ پیدا ہو۔

۲۵ مئی کو حضرت بدھ علیہ السلام کی ڈھائی ہزار ویں برسی منائی جارہی ہے اور حکومت کی طرف سے بھی اس کے منانے کے لئے خاص توجہ دی جارہی ہے جماعتیں کوشش کرکے ان میں نہ صرف شمولیت کریں بلکہ ان کے مقرر بن بھی تقریریں کرنے کے مواقع حاصل کریں۔ اور جن مقامات پر ایسے جلسے نہ ہوں وہاں جماعتیں اپنی طرف سے جلسہ کا انتظام کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رفاہ آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ایسا کرنے کا اقرار کر لیا۔ قیام کپل وستو میں شہر کے سینکڑوں لوگ آپ پر ایمان لے آئے۔

"کپل وستو" سے آپ راج گڑھ تشریف لے گئے۔ وہاں ایک تاجر شہزادہ "اناتھ پنڈ" آپ پر ایمان لایا۔ اس نے اپنے شہر "شرادستی" میں حرف کثیر سے زمین خریدی۔ اور اس پر ایک خوبصورت مکان بنایا۔ جس کا نام "جیبت بن" رکھا۔ بعد میں اس نے حضرت بدھ علیہ السلام سے یہ مکان قبول کرنے کی درخواست کی، جو منظور ہوئی۔ اور یہ مکان بدھ ازم کا ہیڈ کوارٹر بنا لیا گیا۔ بعد میں یہ عمارت بدھ معبدوں کے لئے بطور نمونہ بن گئی۔

والد کی نزع کی حالت سن کر آپ دوبارہ کپل وستو گئے۔ والد کی تیمارداری کی۔ لیکن وہ راہی ملک عدم ہوا۔ خاندان کے اکثر نوجوان آپ کے مرید بن چکے تھے۔ عورتوں نے بھی زیور اور گیروے کپڑے پہنے اور درخواست کی۔ کہ انہیں بھی اس نظام میں شامل کر لیا جائے۔ آپ نے دو تین دفعہ انکار کیا۔ لیکن بعد میں اپنے شاگرد خاص "انند" کی سفارش پر ان کی درخواست منظور فرمالی۔ اس طرح عورتیں بھی آزادی سے بدھ دھرم کی تعلیم پانے لگیں۔

"انند" حضرت بدھ علیہ السلام کے چچا کا لڑکا تھا جو آپ کی بعثت کے دوسرے سال آپ پر ایمان لایا اور ۲۰ ویں سال آپ کا خاص اور مستقل مصاحب مقرر ہوا۔ مشہور چینی سیاح "فاہین" نے لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے چار سو سال بعد بھی "دسالی" کے مقام پر اس کے تبرکات کی پوجا کی جاتی تھی اور چونکہ عورتیں "انند" کی سفارش پر ہی بدھ دھرم میں شامل ہوئی تھیں اس لئے وہ اس کے تبرکات کی پوجا میں دوسروں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔

ہندوستان کے مختلف مقامات پر پرچار کرنے کے بعد ۸۰ سال کی عمر میں آپ بیمار پڑ گئے آپ کے پیٹ میں شدید درد ہوا۔ آپ کوشی نگر تشریف لے گئے (خیال کیا جاتا ہے کہ کوشی نگر ضلع چمپارن کے شہر "سرون" سے ۳۱ میل جانب شمال میں واقع تھا) آپ نے اپنے ایک مقرب مرید کو وصیت کی۔ کہ میری نعش کو جلانے کے بعد راکھ کو کسی جگہ دفن کر کے اس پر سمادھی بنا دینا۔ مگر یہ یاد رکھو کہ سمادھی کی پرستش کرنے والا اپنے اوپر نجات کا رستہ بند کر لے گا۔

آپ کی صحت عارضی طور پر ٹھیک ہو گئی تھی لیکن آپ کو اپنی وفات کا علم ہو چکا تھا۔ آپ نے "انند" کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔ میری عمر ۸۰ سال کی ہو چکی ہے۔ میرا سفر اختتام کے قریب ہے۔ اس پر آپ کے مرید خاص "انند" نے ہدایات چاہیں۔ تو آپ نے فرمایا "ہدایات کی ضرورت نہیں۔ ہدایات وہ شخص دیتا ہے۔ جو سمجھتا ہے کہ جماعت کی زندگی اس کی ذات سے وابستہ ہے۔ میں نے اپنی تعلیم اور دھرم کا کوئی راز پوشیدہ نہیں رکھا۔ اب صرف اس تعلیم پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ تم اس پر غور کرو۔ اور عمل کرو۔ نیز آپ نے فرمایا "یہ فکر ہرگز نہ کرو کہ میرے بعد کوئی نشان باقی نہ رہے گا۔ میری یہ جدائی ظاہری ہے۔ روحانی طور پر میں تم سے ہرگز جدا نہیں ہوں گا"

سیلونیوں کے نزدیک آپ کی تاریخ وفات ۵۴۴ قبل مسیح ہے اور بعض مورخین اس سے اختلاف کرتے ہوئے آپ کی تاریخ وفات ۴۸۳ قبل مسیح بتاتے ہیں۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا)

آپ کے ایک مرید "انور دھا" نے آپ کی شان میں ایک مدحیہ قصیدہ پڑھا۔ جس میں درج ہے کہ "اب ساکن دل کو کسی سانس کی ضرورت نہیں جبکہ ایک عارف اور فرزانہ نے جو غیر متزلزل اور ثابت قدم تھا امن پا لیا" "انند" پر آپ کی وفات نہایت شاق گذری۔ چھوٹے بھکشوؤں نے ماتم کیا۔ اور زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ اور کہا اتنی جلد دنیا کی آنکھ جاتی رہی ان کی اس حرکت پر بزرگ بھکشوؤں نے انہیں ڈانٹا اور ملامت کی وفات کے بعد حسب وصیت آپ کی نعش کو جلا دیا گیا۔ اور آپ کے تبرکات آٹھ حصوں میں تقسیم کر کے قبیلوں کے سرداروں کو دیئے گئے جنہوں نے ان تبرکات کو محفوظ رکھنے کے لئے یادگاریں تعمیر کیں۔

حضرت بدھ علیہ السلام نے ہندوؤں کے اعتقادات کے صریح خلاف اعلانات پر زور دیا ہے۔ کہ ہر انسان خواہ کسی معزز گھرانہ سے ہو یا کسی معمولی یا ادنیٰ خاندان سے۔ برہمن ہو یا شودر۔ خدا تعالیٰ سے کا گیان حاصل کر سکتا ہے سب انسان برابر ہیں۔ کسی کو دوسرے پر فوقیت حاصل نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ تقویٰ میں بڑھا ہوا ہو۔ آپ کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ زندگی سراسر رنج و آلام ہے اور کچھ نہیں۔ اور دکھ و مصیبت لذات نفسانی پر گرویدگی سے پیدا ہوتے ہیں۔ بس رنج و آلام سے نجات پانے کا صحیح ذریعہ یہ ہے۔ کہ لذات نفسانیہ کو مٹایا جائے۔ اور نفسانی لذات اور دنیوی چیزوں کی ہوا و ہوس دھیان سے دور ہو سکتی ہیں۔ اسی دھیان سے سکون مطلق اور حیات و سرور جاودانی حاصل ہوتا ہے اور اس سے انسان اپنی ہستی کو نیست سمجھنے لگ جاتا ہے۔ آپ نے پانچ بھکشوؤں کو تبلیغ کرتے ہوئے اپنا دریافت کردہ ہشت پہلوی طریق بھی بیان کیا۔ جو یہ ہے۔ (۱) صحیح علم (۲) صحیح ارادہ (۳) صحیح گفتار (۴) صحیح چلن (۵) صحیح معاش (۶) صحیح سعی (۷) صحیح خیال (۸) صحیح استغراق۔ آپ نے فرمایا یہ ایک وسطی طریق ہے جو افراط و تفریط سے انسان کو بچاتا ہے۔ اور اس سے روحانی بصارت و ترقی اور سرور ابدی حاصل ہوتا ہے۔

آپ نے زناکاری۔ جھوٹ بولنے۔ نشہ آور چیزوں کے استعمال اور کسی چیز پر زبردستی قبضہ کرنے سے منع فرمایا۔ اپنے خاص معتقدین یعنی بھکشوؤں کو ہدایت دی کہ وہ زمین پر سوئیں۔ خوشبودار چیزوں اور ناچ رنگ تماشے اور سونا اور چاندی کے استعمال پرہیز رکھیں۔ آپ خود ہر قسم کے لوگوں سے خلا ملا رکھتے تھے۔ اور چنڈالوں اور غیر شریف لوگوں کے ہاں بھی چلے جایا کرتے تھے۔ آپ کے نزدیک گناہ اور کمزوری کا احساس رکھنے والا انسان غرور و کبر سے بھرے ہوئے برہمن سے بہتر ہے۔ آپ کی اس تعلیم کا ہی یہ نتیجہ تھا۔ کہ مظلوم طبقے کے لوگ گروہ در گروہ آپ کے ساتھ آملے۔ اور کئی صدیوں تک برہمنوں کو ان غلاموں کے آگے جھکنا پڑا۔

دیگر انبیاء کی طرح آپ نے بھی کئی معجزات دکھائے جس کے نتیجے میں ہزاروں لوگ آپ کے متبعین میں شامل ہو گئے "اروولا" مقام پر آپ نے آگ کی عبادت کرنے والے برہمنوں کے سامنے دو معجزات دکھائے (۱) آپ نے ایک خطرناک ناگ کو مطیع کیا۔ جو ان کے عبادت خانہ کی حدود میں رہتا تھا (۲) ان برہمنوں سے ان کی پوری کوشش کے باوجود آگ نہیں جلائی جا سکی تھی۔ حضرت بدھ علیہ السلام نے اپنی خداداد طاقت سے لکڑیاں پھاڑ دیں۔ اور آگ جلا دی۔ ان معجزات کے نتیجہ میں ان برہمنوں کا لیڈر "کشپا" اپنے پانچ سو ساتھیوں کے ساتھ آپ پر ایمان لے آیا۔

جب آپ کے متبعین کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ اور نظام کی ضرورت پیش آئی۔ تو آپ نے ایک جماعت بنائی۔ جس کا نام "سنگھ" رکھا اور اس کے لئے بعض دستور اور قوانین بھی مرتب کئے۔ آپ نے اپنے خاص مریدوں "موو گلیان" اور "ساری پتر" کو اس نظام میں بیعت دی۔ رہائش۔ کھانا۔ لباس۔ اخلاق چال ڈھال۔ راہب ہاؤس میں داخل کرنا اور اس سے علیحدہ کرنا ان سب امور میں حضرت بدھ علیہ السلام کا فیصلہ آخری فیصلہ سمجھا جاتا تھا۔ آپ کی زندگی میں ہی جماعت میں بعض اختلافات پیدا ہوئے۔ جو آپ کی خاص توجہ کے باعث دور ہو گئے۔

حضرت بدھ علیہ السلام کا یہ عقیدہ تھا کہ ان سے پہلے بھی ان جیسے عارف باللہ اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسان گذر چکے ہیں۔ چنانچہ جب آپ کے والد نے آپ سے کہا کہ آپ ایک ریاست کے شہزادے ہیں۔ آپ کے لئے بھیک مانگنا درست نہیں۔ تو آپ نے جواب دیا۔ میں پہلے عارفین کے طریق پر چل رہا ہوں اسی طرح آپ اس بات کے بھی قائل تھے کہ آپ کے بعد بھی بعض انبیاء آئیں گے۔ آپ نے "میتریہ" نامی موعود کی بابت ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی اور فرمایا۔ "اسے علم اور عمل صالح کی نعمت عطا ہو گی وہ نسل انسانی کا خیر خواہ ہو گا۔ اسے تمام کائنات کا علم دیا جائے گا۔ وہ لاثانی وجود انسانوں کی بھلائی اور خیر رسانی میں فنا ہو گا۔ وہ آدمیوں اور جنوں کو علم و معرفت بانٹے گا۔ اور خود عرفان الٰہی میں یکتا ہو گا وہ بالکل اسی طرح آئے گا جیسے میں اس وقت کامل معرفت دے کر بھیجا گیا ہوں۔ اور جیسے مجھ پر علم و عمل کا انعام کیا گیا ہے۔

اور جیسے میں بنی نوع انسان کی ہمدردی اور خیر خواہی، تعلیم، حسن و دانش اور محبت الٰہی ربانی (باقی صفحہ پر)

۲۰ رمئی

از جناب ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

یوم تبلیغ کے موقعہ پر تبلیغ اسلام و احمدیت

جیسا کہ اس سے قبل بذریعہ اخبار اور سرکلر چٹھیات اطلاع دی جا چکی ہے ۲۰ مئی کو تبلیغ کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ اس دن احباب جماعتہائے ہندوستان پورے اہتمام اور توجہ سے تبلیغ حق کا فریضہ سر انجام دیں۔ اس غرض کے لئے اکثر جماعتوں کو مرکز سے لٹریچر روانہ کیا جا چکا ہے جس جماعت کو بر وقت لٹریچر نہ پہنچ سکے وہ زبانی فریضہ تبلیغ ادا کرے۔ جماعتی تنظیم کے ماتحت پروگرام بنا کر وفود کے ذریعہ اور انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا جائے۔

جو غیر احمدی یا غیر مسلم حضرات سلسلہ کے لٹریچر یا حالات میں زیادہ دلچسپی لیں ان کے مکمل پتہ جات نوٹ کر کے ان سے مستقل تعلق پیدا کیا جائے اور وقتاً فوقتاً بذریعہ ملاقات یا خط و کتابت ان کو اسلام اور سلسلہ کی تعلیم و عقائد سے واقف کیا جائے۔ ایسے حضرات کے پتہ جات نظارت ہذا میں بھی روانہ کئے جائیں تاکہ مرکز سے بھی ان کے ساتھ خط و کتابت اور ترسیل لٹریچر ہو سکے۔

امید ہے کہ احباب جماعت تبلیغ کے مقدس فریضہ کو جو خدا تعالیٰ کی خاص رحمتوں اور انعامات کا وارث بناتا ہے پورے طور پر ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ یوم تبلیغ کے بعد تبلیغی کارگزاری کی رپورٹیں بھی نظارت میں ارسال کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

داعی الی الخیر
ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خطبہ جمعہ

اپنے آباؤ اجداد کی نیکیوں کو قائم رکھو اور دوسروں کے لئے ابتلاء کا موجب نہ بنو

سورۂ فلق کی پُر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۹/اگست ۱۹۵۵ء بمقام لندن

سورۃ فاتحہ اور سورۂ فلق کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ سورت

جو اس وقت میں نے پڑھی ہے یہ تین آخری سورتوں میں سے دوسری ہے۔ اور اس میں غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کے مقام کی تشریح کی گئی ہے۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین میں صراط الذین انعمت علیھم کے ایک استثنا کا ذکر تھا۔ یعنے دعا یہ سکھائی گئی تھی کہ اے اللہ تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرے انعام ہوئے ان لوگوں کا نہیں جو انعام حاصل کرنے کے بعد مغضوب علیھم ہو گئے یا ضالین بن گئے۔

قل اعوذ برب الفلق

میں بھی اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ پہلے تو فرمایا کہ قل اعوذ برب الفلق۔ تو کہہ کہ میں اس خدا کی پناہ طلب کرتا ہوں جو فلق کا خدا ہے۔ یعنی ہر نئی پیدائش اور ہر نئی نعمت کا خدا ہے اب نام تو اس کا فلق رکھا جو بظاہر ایک اچھی چیز نظر آتی ہے۔ مگر آگے فرمایا کہ من شر ما خلق یعنی اچھی سے اچھی نظر آنے والی چیز میں بھی کوئی نہ کوئی برائی کا پہلو مخفی ہوتا ہے۔ اور اس سے بھی شر پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا تھا۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہ صراط الذین انعمت علیھم کے بعد بھی ایسے مواقع آ سکتے ہیں جب انسان مغضوب علیہ ہو جائے یا صحیح راستے سے بھٹک جائے۔ اسی طرح گویہ

عجیب بات معلوم ہوتی ہے

کہ ایک چیز اچھی ہو۔ اور اس میں سے شر پیدا ہو جائے مگر درحقیقت یہ بات ناممکن نہیں۔ بائیبل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے۔ کہ انہیں خدا تعالیٰ نے کہا ہم تجھے اتنی اولاد دیں گے۔ کہ وہ آسمان کے ستاروں کی طرح گنی نہیں جائے گی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اولاد بھی خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اسی طرح بیویوں کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ لتسکنوا الیھا یعنے ہم نے تمہاری بیویاں اس لئے بنائی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ سکون حاصل کرو۔ مگر وہی نعمت جس کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے وعدہ کیا گیا تھا۔ اور وہی چیز جو

بنی نوع انسان کے سکون کا باعث

ہے۔ اس کے متعلق دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں بھی کبھی کبھی تمہاری آزمائش کا موجب ہو جاتی ہیں۔ تو وہی چیز جو ایک وقت میں اچھی ہوتی ہے۔ بعض دوسرے حالات کے ماتحت تکلیف کا موجب ہو جاتی ہے۔ پس مومن کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ اس نے جو نعمتیں عطا کی ہیں۔ وہ اس کی ٹھوکر کا موجب نہ ہو جائیں میں یہاں کے دوستوں کو

خصوصیت سے نصیحت کرتا ہوں

کہ وہ اس سبق کو جو قل اعوذ برب الفلق میں بتایا گیا ہے یاد رکھیں۔ یہاں زیادہ تر نوجوان ہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے ماں باپ کے لئے فتنہ بن جائیں۔ اور ان کی قائم کی ہوئی نیکیوں کو خراب کر دیں میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے کہ ابوجہل کی پیدائش پر اس کے ماں باپ نے کتنی خوشیاں منائی ہوں گی۔ مگر جب ہزاروں لوگوں کو کھانا کھلایا گیا ہوگا۔ جب اونٹنیاں ذبح کی جا رہی ہوں گی نفریاں بجائی جا رہی ہوں گی۔ جب خوشیوں کے نعرے لگائے جا رہے ہوں گے۔ اس وقت آسمان کے فرشتے کہہ رہے ہوں گے کہ لعنت ہے اس لڑکے پر جس نے خدا کے ایک عظیم الشان نبی کو دکھ دینا ہے۔

پس قل اعوذ برب الفلق کے سبق کو

یاد رکھو

مجھے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی یہ بات ہمیشہ یاد رہتی ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب کبھی یزید کا نام آتا ہے۔ جو حضرت امام حسینؓ کے قتل کا موجب ہوا۔ تو دل سے ایک آہ نکل جاتی ہے۔ حالانکہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک مخلص صحابی کا بیٹا تھا۔ مگر کتنا بدقسمت تھا وہ شخص جو ایسے عظیم الشان صحابی کے گھر پیدا ہوا۔ جس کے ماں باپ نے ساری برکتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیں۔ مگر وہ بدبخت آپ کے نواسے کو قتل کرنے کا موجب بن گیا تو اچھے سے اچھے خاندان میں بھی بُری اولاد پیدا ہو سکتی ہے۔ تو قل اعوذ برب الفلق کے سبق کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اور اپنے آباؤ اجداد کی نیکیوں کو قائم رکھو اور

دوسروں کے لئے ابتلاء کا موجب نہ بنو

اور نیک چشمے کو گندگی سے بچاؤ۔ تاکہ تمہارا اچھا چشمہ بدبو دار چشمہ نہ بن جائے۔ اگر تم یہ کوشش کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ اس کی ایک صفت ہادی بھی ہے لیکن اگر بندہ خود روک پیدا کرے۔ تو ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔ پس دعائیں کرتے رہو۔ اور یہ تینوں سورتیں ہمیشہ پڑھا کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے قبل ان کو ہمیشہ پڑھا کرتے تھے

آپ لوگوں میں سے اکثر مسافر ہیں۔ اور ہم بھی تھوڑے دنوں میں سفر کرنے والے ہیں۔ دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ میں شدید بیماری میں مبتلا رہا ہوں۔ اگرچہ خدا تعالیٰ نے افاقہ بخشا ہے۔ مگر بیماری ابھی گئی نہیں۔ تھوڑا سا بولنے سے اور تھوڑی سی توجہ سے بھی سر چکر جاتا ہے۔ اور نقصان محسوس ہوتی ہے۔ یہی وہ علامات ہیں جن کے متعلق ابھی

علاج کی ضرورت ہے

سو میں جاؤں گا۔ اور آپ لوگوں کے لئے اور آپ کے خاندانوں کے لئے دعا کروں گا آپ بھی دعا کریں۔ کہ بغیر روک اور پریشانی کے صحت کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کر سکوں۔ اور اللہ تعالیٰ مجھ پر اور میرے ساتھ کام کرنے والوں پر ایسا فضل کرے۔ کہ جو کام آج سے قریباً نصف صدی پہلے ہم نے شروع کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے پھل دیکھنا بھی ہمیں نصیب کرے۔ اور اسلام کو دنیا میں ترقی بخشے۔

اخبار احمدیہ

۱۶/مئی۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ اور ۱۷/مئی کو مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بسلسلہ امرتسر گئے۔

۱۷/مئی جناب چوہدری تابش لال صاحب اسسٹنٹ کسٹوڈین (جنرل) گورداسپور نے مقدمہ واگذاری جائداد صدر انجمن احمدیہ کی سماعت کی۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ بمعیت لالہ پنیوری مل صاحب انڈر پلیڈر اور معترضین کی طرف چوہدری حکم چند وکیل حاضر ہوئے بحث قریباً چار گھنٹے جرح کی گئی۔ جس میں وکیل مخالف نے بار بار اس سوال کو زیر بحث لانے کی کوشش کی کہ موجودہ صدر انجمن احمدیہ آئینی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس لئے اس کا کوئی عہدیدار نہ عدالت میں پیش ہونے اور نہ کوئی قانونی کارروائی کرنے کا مجاز ہے۔ صاحب اسسٹنٹ کسٹوڈین نے ایسے سوالات کو غیر متعلق قرار دیا اور تبایا کہ صدر انجمن کے سابقہ مقدمہ کسٹوڈین کے نتیجہ میں عدالت بالا نے صدر انجمن کی آئینی حیثیت کو تسلیم کیا ہے اور اسے غیر نکاسی قرار دیا ہے۔ اب مقدمہ آخری مراحل پر ہے۔ احباب اس کے بخیر اختتام

بخیر ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

۱۸/مئی۔ آج مسجد اقصیٰ میں قرآن کریم کا درس ختم ہوا سیدنا حضرت امیر المومنین نے مری سے بذریعہ تار پانچ بجے دعا کرنے کی اطلاع دی تھی۔ چنانچہ ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک ۵ بجے مسجد اقصیٰ میں اجتماعی دعا ہوئی دعا سے پہلے بیرونجات سے آمدہ درخواست ہائے دعا کا اعلان کیا گیا۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر انچارج مبلغ واشنگٹن امریکہ کی اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم کا خط امریکہ سے آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اب وہ پھر زیادہ بیمار ہو گئی ہیں اور سخت محتاج دعا ہیں۔ ان کی درخواست ہے کہ سلسلہ کے بزرگ انھیں خاص الخاص دعاؤں میں یاد رکھیں اور یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور اُن کے شوہر کو خدمت دین کی کما حقہ توفیق عطا کرے اور صحت کاملہ اور شفا عاجل عطا فرمائے۔

غلام محمد اسمٰعیل یادگیری فاضل وکیل ہائیکورٹ

۲۔ میری چھوٹی بچی قریباً ۲ ہفتہ سے سخت بیمار ہے ابھی تک ٹاٹا میں ہسپتال میں ہے بخار ابھی تک نہیں ٹوٹا احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد سلیمان پراونشل امیر صوبہ بہار جمشیدپور۔

ذکر و فکر

کامیاب مسیح موعودؑ

اخبار "شاکر" مدراس کے مضامین پر ایک نظر

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

مدراس سے شائع ہونے والے ایک ہفتہ وار اخبار "شاکر" کے چند پرچے ہمیں موصول ہوئے ہیں۔ جن میں قریباً انہیں فرسودہ اعتراضات کو دہرایا گیا ہے جو الیاس برنی نے اپنی کتاب میں اُٹھائے ہیں۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اس کتاب کا مسکت جواب مدت ہوئی شائع کیا جا چکا ہے۔ اس وقت کچھ ضروری نہ تھا کہ ان کا اعادہ کیا جاتا۔ مگر اس خیال سے کہ بہت ممکن ہے۔ ہماری چند سطور کسی سعید روح کی ہدایت کا موجب ہوں ہم اخبار مذکور میں بیان کردہ بعض باتوں کا ذیل میں مختصر طور پر جائزہ لیتے ہیں۔

دردمندانہ اپیل

قبل اس کے کہ زیر نظر مضامین پر کچھ لکھا جائے ہم اپنے تمام مسلمان بھائیوں سے نہایت ادب کے ساتھ قرآن کریم کی حسب ذیل آیت کے مضمون پر سنجیدگی سے غور کرنے کی درخواست کرتے ہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

قل أرأيتم ان كان من عند الله ثم كفرتم به من اضل ممن هو في شقاق بعيد (حٰمٓ سجدہ ع۶)

یعنی تمام مخالفین سے کہدو کہ ذرا اس بات پر غور کرو کہ اگر یہ فی الواقع خدا کی طرف سے ہو پھر بھی تم اس کا انکار کر رہے ہو۔ تو بتاؤ اس طرح سے دور کی مخالفت میں رہنے والے سے بڑھ کر اور کون زیادہ گمراہ ہوگا؟

آپ لوگوں کے سامنے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس قرآن پاک کی بتائی ہوئی بشارتوں اور حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ پیشگوئیوں کے موافق اس زمانہ میں اصلاح خلق بالخصوص امت محمدیہ کی فلاح و بہبود کے لئے مامور من اللہ ہونے کا دعوےٰ کیا۔

پس اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھرنے والو اور دین اسلام کیطرف اپنے تئیں والبتہ کرنے والو! کیا آپ لوگوں کا فرض نہیں کہ بموجب مذکورہ آیت قرآنی اس مدعی کی صداقت کے دلائل پر مثبت پہلوؤں سے غور کریں۔ اور اس آیت میں بیان فرمودہ احتمال کو ذہن میں لا کر خدارا سوچیں کہ کیا حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپؐ کے دعوے کے متعلق بھی اسی قسم کا احتمال صحیح طبائع میں موجود تھا۔ اسی لئے قرآن کے سامنے اس طریق تدبر کو پیش کیا گیا۔ چنانچہ بیشتر طبقہ نے اس سے فائدہ اُٹھایا اور وہ خدا کی ابدی رحمتوں کے وارث ہوئے۔ پس اس خیال سے کہ اس چندروزہ زندگی کے گذر جانے کے بعد ہم سب کا معاملہ ایسے علیم و خبیر کے سامنے پیش ہونا ہے جس کی نظر انسان کے دل کی گہرائیوں تک ہے اور وہ ہمارے تمام احوال سے واقف ہے ہم اس ہولناک دن کے لئے کیا تیاری کر رہے ہیں، ہم اسبابت کا فیصلہ ہر سنجیدہ مزاج پر چھوڑتے ہیں وفقنا الله لما یحب و یرضیٰ۔

مسیح موعودؑ کا کام

اخبار "شاکر" مجریہ ۱۷ اپریل میں حدیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات کا حوالہ دیکر لکھا ہے:۔

"مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسیح موعود آکر عیسائیت کے زور کو توڑیگا مرزا قادیانی اس حدیث کو بھی اپنے حق میں لیتے ہیں اور فرماتے ہیں میں ظاہر ہوا کہ تا جن خدا بے ...یسی نوعی میدان میں کھڑا ہوں ہیں کہ صلیبی پرستی کے ستونوں کو توڑ دوں"

نیز حضور علیہ السلام کا یہ حوالہ بھی نقل کیا ہے کہ:

"میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کیلئے یہ کہ وہ سچے مسلمان ہوں اور عیسائیوں کیلئے کسر صلیب ہو۔"

(اخبار الحکم ۱۷ اجولائی ۱۹۰۵ء)

یا آخر میں لکھا ہے:۔

"قادیانی رسول" کے ان عظیم الشان دعووں پر تقریباً پچاس سال بیت چکے اس کے باوجود انکی اپنی بتائی ہوئی بعثت ابھی تک پوری نہ ہوئی"

آؤ ہم اسبات کا جائزہ لیں کہ یہ اعتراض کہاں تک درست ہے اور کسر صلیب کا کام ہوا یا نہ۔ سو واضح ہو کہ ادنےٰ سے ادنےٰ شخص جسے مذاہب کی ادنیٰ واقفیت بھی ہے وہ جانتا ہے کہ مسیحی مذہب کی بنیاد صلیبی عقیدہ پر ایمان لانے اور حضرت مسیحؑ کو نعوذ باللہ ملعون و مصلوب مان لینے پر ہے۔

صلیبی عقیدہ

مسیحیوں کا مقصد اس عقیدہ سے یہ ہوتا ہے کہ یہ ثابت کریں کہ مسیح ناصریؑ نے صلیبی موت (جو موسوی شریعت کے مطابق ایک لعنتی موت تھی) بنی نوع انسان کے لئے برداشت کی۔ اور اس طرح تمام ان لوگوں کے گناہ جو اس کی موت پر ایمان لائیں اپنے سر پر اُٹھا لیئے اور اس طرح آپؑ ان کے گناہوں کا کفارہ ہو گئے اور پھر تین دن اس لعنت کے بوجھ کے نیچے دبے رہنے کے بعد زندہ ہو کر گویا پہلے کی طرح اپنے باپ خدا کے دائیں ہاتھ آسمان پر جا بیٹھے ہیں۔

کسر صلیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بادلائل اس بات کو ثابت کیا کہ مسیح ناصریؑ جس کی صلیبی موت پر کفارے کی عمارت کھڑی کی گئی ہے صلیب پر چڑھائے تو گئے تھے۔ مگر وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ غشی کی حالت میں زندہ ہی صلیب پر سے اُتار لئے گئے۔

آپ نے یہ بات ایسے عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کر دی کہ کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔

اسی طرح آپ نے بیّن دلائل کے ساتھ یہ بھی ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح ناصریؑ جنہیں خدا بنایا گیا ہے۔ فوت ہو چکے ہیں

تیسرے نمبر پر آپؑ نے نہایت زبردست تاریخی دلائل سے یہ بات ثابت کردی کہ واقعہ صلیب کے بعد مسیحؑ اپنے ملک سے ہجرت کر کے کشمیر کی طرف آ گئے تھے اور آپؑ نے براہین قاطعہ سے سرینگر محلہ خانیار میں مسیحؑ کی قبر بھی ثابت کر دی۔

الغرض ان تین قسم کے دلائل نے صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کر دیا۔ اور مسیحیوں کے گھروں ماتم کی صف بچھ گئی۔ یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ حضرت مرزا صاحب بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان ناقابل تردید ثبوتوں کے مقابل پر نہ تو عیسائی مذہب کو جواب ہی بن پڑتا ہے اور نہ ہی وہ کسی احمدی مبلغ کے ساتھ بات کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں

عیسائی تو عیسائی اس جگہ تو عامۃ المسلمین بھی جو حیات مسیح کا عقیدہ رکھتے تھے، جماعت احمدیہ کی طرف سے بیان کردہ قرآن کریم اور احادیث کی رو سے وفات مسیحؑ پر دلائل کی تاب نہ لا کر لیپا ہو چکے ہیں۔ اور آج کوئی غیر احمدی عالم اس موضوع پر بحث کرنے کے لئے تیار نہیں۔

پس مدت ہوئی ہماری آنکھیں تو صلیب کو پاش پاش دیکھ رہی ہیں اور خود صلیبی عقیدہ رکھنے والوں کے لئے احمدی دلائل موت کا پیغام ہیں پھر نہ جانے کیوں اس آفتاب نصف النہار کی صداقت سے انکار کیا جا رہا ہے۔

جب یہ صورت حال ہے تو اس کے مقابل پر اخبار "شاکر" کی حسب ذیل حقیقت بیانی ملاحظہ ہو ارشاد ہوتا ہے:۔

"حقیقت یہ ہے کہ جب سے مرزائیت نے جنم لیا ہے۔ عیسائیت اور دہریت کو روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ آج عیسائیت کا غلبہ پہلے سے زیادہ اور عیسائی قوم مضبوط سے مضبوط تر ہو رہی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کے بلند بانگ دعوے کے باوجود اب تک کسی گرجے کو عیسائیوں نے مسجد میں تبدیل نہیں کیا اور نہ کسی گرجے کی صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔" (شاکر مدراس ۲۱ ۴/۵۶)

ان سطور کے پڑھنے کے بعد سوائے افسوس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر تو مسیح موعود کا کام ظاہری مسیحی گرجوں کی کڑیاں اور دھات کی صلیبوں کو توڑنا تھا تو بلاشبہ یہ کام حضرت مرزا صاحب سے نہ ہوا مگر اس نظریہ میں بھی کچھ معقولیت دکھائی دیتی ہے کہ امت محمدیہ کا بیڑا پار لگانے والا اس دنیا میں آئے اور ہاتھ میں ہتھوڑا یا کلہاڑا اُٹھائے ہوئے چاروں طرف گھوم رہا ہو۔ اور جہاں کسی مسیحی گرجا میں صلیب آویزاں دیکھے اُسے توڑ پھوڑ کر رکھ دے۔ جانے دیجئے اس ہیئت کذائی کو جو حضرت مسیح موعود کی اس وقت نظر آئے گی تھوڑی دیر کے لئے غور فرمایئے کہ جب آثار میں صلیبی عقیدہ رکھنے والوں کی کثرت کا ذکر ہے تو کیا ایسے مسیح موعود کے لئے یہ ممکن بھی ہے کہ وہ ساری دنیا کی ظاہری صلیبوں کو توڑ سکے ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست

حقیقت وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی کہ مسیح موعود اپنی آمد پر مسیحی مذہب کے خلاف دلائل کا ایسا مواد جمع کر دے گا۔ کہ صلیبی عقیدہ خود بخود نکٹ در آب ہو کر رہ جائے گا۔ اور خدا کے فضل سے یہ کام بہا حسن وجوہ مکمل ہو چکا۔ چشم بینا اس کو دیکھ رہی ہے۔ مگر جس کو ایسی آنکھ نصیب نہیں وہ اس سے انکار پر مصر ہے۔

جماعت احمدیہ کے ذریعہ اشاعت اسلام کا کام

نہ صرف یہ بلکہ ہم تو اس بات کے بیان کرنے میں ذرا تامل نہیں پاتے کہ اخبار "شاکر" کا مضمون نگار درپردہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کامیابی سے مرعوب ہے اور اکناف عالم میں پھیلے ہوئے سینکڑوں احمدی مبلغین ایک ایک کر کے اُسے غیر شعوری طور پر اس بات کا قائل کر رہے ہیں کہ خدا کا یہ برگزیدہ اس دنیا سے نہایت کامیابی اور کامرانی سے گذرا یہی وجہ ہے کہ اس مضمون کے آخر میں ضمیر سے بلند ہونے والی اسی آواز کو دبانے کے لئے باین الفاظ جواب گھڑا گیا:۔

(باقی صفحہ ۹ پر)

مہاتما گوتم بودھ کے مختصر حالاتِ زندگی

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب قیصر مبلغ بمبئی

جماعت احمدیہ کے نزدیک دنیا کے تمام روحانی پیشوا اسی لئے قابل عزت و احترام ہیں اور ان دنوں جبکہ ۲۳ مئی تا ۲۶ مئی ہندوستان بھر میں مہاتما بدھ کی ۲۵۰۰ ویں برسی منائی جارہی ہے امید ہے کہ آپ کی سیرت و سوانح پر مشتمل ذیل کا جامع مضمون دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ (ادارہ)

آج سے پچیس سو سال پہلے نیپال کی ترائی میں بان گنگا کے کنارے کپیل وستو نام کا ایک راج تھا۔ اس پر شاکیہ خاندان کی حکمرانی تھی۔ اس خاندان کے سب سے مشہور راجہ سدودھن ہوئے ہیں ان کا راج اس زمانہ کے لحاظ سے بہت خوشحال ترقی یافتہ اور مہذب سمجھا جاتا تھا۔

راجہ سدودھن کی شادی راجہ انجن کی لڑکی مہامایا دیوی سے ہوئی۔ جو دیودہ نگر کے والی تھے۔ لیکن مہامایا کی گود بہت دنوں تک اولاد سے خالی رہی۔ آخر خدا کا کرنا کہ وہ حاملہ ہوئیں۔ جب ان کے وضع حمل کا وقت قریب آیا تو وہ اس وقت ایک قومی تہوار منانے راج محل سے نکلیں۔ اس تہوار کو کھشیاپن کہتے تھے۔ اس دن سدودھن کی قوم ہل چلایا کرتی تھی۔ مہامایا دیوی جب ایک باغ کے قریب آئیں جس کو لمبنی کہا کرتے تھے تو انہیں دردِ زہ شروع ہوا۔ اور وہیں انہیں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس لڑکے کا نام سدارتھ رکھا گیا۔ بعد میں یہی لڑکا گوتم بودھ کے نام سے مشہور ہوا۔ سدارتھ کی پیدائش کے بعد ہی ان کی والدہ مہامایا دیوی کا انتقال ہوگیا۔ اور انہیں ان کی خالہ پرجاوتی گوتمی نے پالا۔ جو ان کی سوتیلی ماں بھی بنیں۔

سدارتھ راجکمار کی طرح راج محلوں میں پرورش پاتے رہے۔ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے بہترین اتالیق مقرر کئے گئے۔ ان کا دماغ جلد جلد راج محلوں میں نشوونما پانے لگا۔ اب انہوں نے اپنے ملک و قوم کے حالات کا جائزہ لینا شروع کیا۔

اس زمانہ میں عام طور پر ہندوستان میں ویدک دھرم کے ماننے والے تھے۔ مگر ان کی طبیعت میں بے انتہا قساوت و بے رحمی آگئی تھی۔ مٹی کے دیوتاؤں پر انسانوں کی قربانی دی جاتی تھی۔ اور معمولی معمولی غلطیوں پر سخت سے سخت سزائیں۔ مذہبی پیشواؤں کے دل خدا ترسی و رحمدلی سے خارج ہوگئی تھی۔ اور ہر طرف منو کے سخت گیر قانون نافذ تھے۔ سدارتھ اپنی قوم و ملک کا یہ حال دیکھ کر بہت آزردہ ہوئے۔ اور انہوں نے ان مسائل پر غور کرنا شروع کیا۔ آخر وہ اسی غور و فکر میں کھوئے گئے۔ حتیٰ کہ سدارتھ کی کھوئی کھوئی سی طبیعت دیکھ کر سدودھن کو تشویش لاحق ہوئی۔

سدارتھ بچپن ہی سے بڑے رحمدل تھے۔ ان کی رحمدلی کے سلسلہ میں اکثر یہ قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ وہ اپنے چند ہمجولیوں کے ساتھ سیر کو نکلے۔ ان کے ایک ساتھی کے سامنے ایک ہنس آیا۔ اس نے تیر چلایا۔ وہ ہنس زخمی ہوکر گر پڑا۔ ان کے ساتھی کو اس نشانہ بازی سے بڑی خوشی ہوئی۔ مگر سدارتھ کا دل رحم و محبت سے بھر آیا۔ وہ دوڑ کر ہنس کے قریب آیا۔ اسے اٹھایا۔ زخم پر ٹھنڈی مٹی لگائی۔ اور اس ہنس کی جان بچالی۔

سدارتھ کے اس رجحان طبع کو دیکھتے ہوئے ان کے والد نے ان کی شادی کرنی ضروری سمجھی۔ آخر ایک دن آشوک بھانڈ کی رسم کی تیاریاں کی گئیں۔ اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ اس دن شاہی خاندان کی لڑکیوں کو انعام و اکرام دیا جاتا تھا۔ اسی دوران میں جو لڑکی پسند آجاتی۔ وہ شادی کے لئے منتخب کرلی جاتی۔ گویا یہ سوئمبر کا ایک طریق تھا۔ سدارتھ کو یشودھرا گوپا نام کی ایک لڑکی پسند آئی۔ والدین نے بڑی دھوم دھام کے ساتھ اس لڑکی کے ساتھ سدارتھ کی شادی کردی۔ یشودھرا ہر طرح پتی ورتا اور وفا شعار ثابت ہوئی۔ اس نے ہر ممکن طریق سے سدارتھ کی دلجوئی کی۔ آخر ایک دن ایسا آیا کہ اس کی گود ہری بھری ہوگئی۔ خدا نے اس کو ایک لڑکا دیا جس کا نام راہول رکھا گیا۔

کہتے ہیں کہ ایک دن سدارتھ نے مردہ۔ بیمار۔ لاش اور ایک سادھو کو دیکھا۔ سبھوں کے حالات پر غور کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دنیا سے بیزار ہوگیا اور ٹھیک اس وقت جب یشودھرا اس کو نہایت امید و محبت کی نظروں سے دیکھ رہی تھی اور ایک شیر خوار بچہ اس کی گود میں تھا۔ وہ اس کو داغ مفارقت دینے پر تیار ہوگیا۔ وہ بھی اس طرح کہ جب وہ سو رہی تھی تو اس کو کسی قسم کی اطلاع دیئے بغیر رات کی خاموشی میں چپکے راج محل سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اس نے صرف اپنے نوکر چھندک کو اپنے ساتھ لیا۔

لیکن یہ واضح ہو کہ ہم احمدیوں کو سیرت سدارتھ کے اس باب سے اختلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" میں سدارتھ کے حالات پر مختصر سی روشنی ڈالی ہے اس میں آپ نے صاف لکھا ہے کہ ان کی طرف سنگدلی و بے رحمی کا یہ قصہ منسوب کیا جاتا ہے بالکل غلط ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ شخص جو ساری دنیا کو اہنسا کی تعلیم دینے کھڑا ہوا پہلا ہی قدم ہی ہنسا اور تشدد کے رخنہ پر پڑا ہو۔

اسی طرح آپ نے لکھا ہے کہ راہول سے آپ کا جسمانی فرزند مراد نہیں ہے۔ بلکہ یہ روح اللہ کا مخفف ہے۔ اور اس سے مراد یسوع مسیح بھی ہوسکتے ہیں۔ جو اپنی طبیعت و تعلیمات کے اعتبار سے سدارتھ کے مشابہ معلوم ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کی تائید ایک روسی سیاح کے اس کتابچے سے بھی ہوتی ہے۔ جو "یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات" کے نام سے شائع ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تبت کے کتب خانوں میں کچھ ایسی پرانی کتابیں موجود ہیں۔ جن میں یسوع مسیح کے تبت میں آنے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ ان کتابوں میں یسوع مسیح کو بودھ دیو کا روحانی فرزند قرار دیا گیا ہے۔

حقیقت یوں ہے کہ جب سدارتھ نے مقصد تخلیق۔ اسرار کائنات اور راہ نجات کا سراغ لگانا چاہا تو انہیں اپنے راج محلوں یعنی کپل وستو کا ماحول ناموافق معلوم ہوا۔ اس لئے اپنی مادر وطن سے نکل کر ان علاقوں کا رخ کیا۔ جہاں ان دنوں بڑی بڑی پاٹھ شالائیں تھیں۔ اور دھرم و شاستر کی تعلیم اعلیٰ پیمانہ پر دی جاتی تھی۔ چنانچہ وہ اپنے نوکر چھندک کے ساتھ پہلے رمانوی کے کنارے آئے۔ اور پھر رکتے رکاتے راجگیر پہنچے۔ جہاں ان دنوں وید کے بڑے بڑے پنڈت رہتے تھے۔ وہاں انہوں نے تعلیم حاصل کرنی شروع کی۔ مدتوں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ مگر دل کی پیاس نہ بجھ سکی۔ اب انہوں نے نفس کشی کی طرف توجہ کی۔ روزے رکھے۔ مراقبے کئے اور چلے کھینچے۔ ان دنوں ان پر زہد و تبتل کی کیفیت طاری تھی۔ اور جب ان کی یہ کیفیت بڑھتی گئی۔ تو ایک دن انہیں پردۂ غیب سے یزدانی کا تحفہ ملا جب ان پر یہ حقیقت منکشف ہوئی۔ تو بے اختیار ان کی زبان سے نکلا۔ میں نے پالیا۔ میں نے پالیا یعنی ان پر پوشیدہ اسرار کھولے گئے۔ انہیں روحانی آنکھیں عطا کی گئیں اور ان کو نجات کا رستہ دکھایا گیا۔

اس مقام پر پہنچ کر اب ان کا دل اس یقین سے لبریز ہوگیا کہ انہیں اصلاح خلائق کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ وہ اب اپنے اعلان بعثت کے لئے مناسب جگہ کا انتخاب کرنے لگے انہیں سب سے موزوں مقام سارناتھ کاشی نظر آیا یہ جگہ ہمیشہ ویدک عالموں کا مرکز رہی ہے۔ اور اس مقام کو ہندو ہمیشہ عزت کی نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں۔ اس لئے وہ اب گیا سے سارناتھ آئے۔ اور یہاں ایک زبردست اپدیش دیا۔ یہ اپدیش سدارتھ کے عہد بعثت کا پہلا اپدیش سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے اس اپدیش میں اپنی بعثت کا اعلان کیا۔ لوگوں کو ایمان لانے کی تلقین کی۔ ان کا یہ اپدیش دس اصولی باتوں پر مشتمل ہے انہیں میں ایک یہ بھی ہے کہ:۔

گوشت خوری سے انسان ناپاک نہیں ہوتا۔ اور جسمانی تکلیف اٹھانے سے گیان حاصل نہیں ہوتا (بودھ دیو کی سوانح عمری از لالہ لاجپت رائے)۔

معلوم ہوتا ہے کہ سدارتھ نے بھی گیان حاصل کرنے کے لئے سخت کوشش یوگیوں کی طرح اپنے جسم کو طرح طرح کی مشقتوں میں ڈالا۔ مگر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ اس لئے انہوں نے اس طریقہ کی مذمت کی۔ اور جو لوگ گوشت خوروں کو ناپاک و راندہ کہتے ہیں۔ انہیں بھی سرزنش کی۔ اور سدارتھ کے سوانح کا نہایت مشہور واقعہ ہے کہ انہیں ایک مرتبہ کھانے کے لئے گوشت دیا گیا۔ انہوں نے اس کو ایک نعمت الٰہی سمجھ کر تناول فرمایا۔

سدارتھ کا اپدیش سننے کے بعد اب لوگوں نے ان کو بودھ معرفت اور نور کا خطاب دیا۔ اور ان کی سوتیلی ماں پرجاوتی گوتمی کی وجہ سے انہیں گوتم بھی کہا گیا۔ اس لئے اب وہ گوتم بودھ کے نام سے مشہور ہوگئے۔

مہاتما گوتم بدھ نے اب دنیا کو اپنا پیغام سنانے کے لئے مبلغوں اور بھکشوؤں کی ایک جماعت قائم کی۔ جو لوگوں کو گھوم گھوم کر نروان و اہنسا کا وعظ سنایا کرتے تھے۔ ان کے اپدیشوں میں سب سے زیادہ اہمیت اہنسا کو حاصل ہوئی۔ یہاں تک کہ اہنسا سب سے اونچا دھرم مانا گیا۔

مہاتما گوتم بدھ کا اپدیش بڑی تیزی سے انسانوں کو مسخر کرنے لگا انہوں نے ذات پات کی تفریق کو مٹا کر مساوات قائم کی۔ اور یہ اعلان کیا کہ ہر شخص کے لئے خواہ وہ شودر ہی کیوں نہ ہو نجات کا راستہ کھلا ہوا ہے۔ پھر انہوں نے اپنے پرچار و تبلیغ کے سنسکرت کو چھوڑ کر پالی زبان اختیار کی۔ جو اس زمانہ میں روزمرہ کی بولی تھی۔ لیکن ان کی اس تبلیغ کا دوسرا ردعمل یہ ہوا کہ جن لوگوں کو ان کا اپدیش اپنے مفاد کے خلاف نظر آیا وہ ان کے سخت دشمن ہوگئے۔

مگر گوتم بودھ اور ان کے ساتھی نہایت صبر و تحمل سے ان کا مقابلہ کرتے گئے۔ حتیٰ کہ ایک ایسا وقت آیا کہ خدا نے بادشاہوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈالی۔ اور وہ ان کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہوگئے۔ اور یہ نور نبوت جو گیا کے ایک درخت کے نیچے سے چمکا تھا آہستہ آہستہ ایک بڑی دنیا کو روشن کرنے لگا۔ ان کی تعلیمات و فلسفہ کو فروغ دینے کے لئے بڑے بڑے کالج اور یونیورسٹیاں کھولی گئیں جیسے نالندہ (بہار شریف) سارناتھ (بنارس) اور ٹیکسلا (پنجاب) کی یونیورسٹیاں اس طرح بودھ مت کے پیروؤں نے بھارت کی بڑی خدمات کیں۔

گوتم بدھ کی قبولیت عامہ کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ آج ایشیا کے دور دراز علاقوں سے ان کے مجسمے برآمد ہو رہے ہیں۔ اور ابھی اپریل ۱۹۵۶ء میں چین میں جوان کا مجسمہ نکلا۔ اس کی قیمت کا اندازہ ڈیڑھ کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ لیکن کئی صدیاں گزرنے کے بعد جب ہر طرف بودھ کے مجسمہ کی پرستش رواج پا چکی تھی۔ ایک شخص شنکرا چاریہ نمودار ہوا۔ انہوں نے بدھ کے پیروؤں کے خلاف ایک مہم جاری کی۔ جس کے نتیجہ میں بھارت سے بودھ کے ماننے والوں کا اثر و اقتدار جاتا رہا۔ اور عموماً بودھ مذہب کے حامی چین و جاپان کی طرف ہجرت کر گئے۔

مہاتما گوتم بودھ کی اخلاقی تعلیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پیغام صلح کے نوٹ میں فرمایا کہ گوتم بدھ کی اخلاقی تعلیم بہت اعلیٰ ہے۔ ان کی تعلیم میں زیادہ تر غربت۔ مسکینی۔ عفو و حلم۔ محبت و شفقت اور خدمت خلق کی تاکید پائی جاتی ہے۔ اور ان کا کلام اکثر تشبیہ و استعارہ سے پُر نظر آتا ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے گوتم بودھ اور یسوع مسیح کے کلام میں اکثر مشابہت پائی جاتی ہے۔

مہاتما گوتم بدھ کے کلام میں معاد و آخرت۔ اور جنت و دوزخ کا ذکر بھی پایا جاتا ہے۔ جنت کو ان کی اصطلاح میں آنند بھون کہتے ہیں۔

بودھ دیوجی کے اقوال میں جابجا پیشگوئیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے اپنے بعد اور بودھوں کے آنے کی بھی بشارت دی ہے۔ جس کے مطابق یسوع مسیح ہو۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے جانشین ثابت ہوتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ مہاتما گوتم بودھ وجود خدا کے منکر تھے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ ایسے خدا کے منکر تھے جب مٹی کی شکل دے کر پوجا جاتا تھا وہ لوگوں کو خدا کی ... تنتر ہی کی طرف بلاتے تھے اور اسے رنگ و روپ سے منزہ کر کے پیش کرتے تھے۔ اسی لئے خدا کو شکل و صورت دینے والوں نے ان کو ناستک یا منکر خدا کہنا شروع کیا۔

راجہ کنشک کے زمانہ میں یعنی پہلی صدی عیسوی کے اخیر میں بودھ مت کے ماننے والوں میں بہت سے اختلافات ہو گئے تھے۔ راجہ کنشک نے ان اختلافات کو مٹانے کے لئے علماء بودھ کی ایک بڑی کانفرنس بلائی۔ جس میں ملک کے مختلف حصوں سے پانچ سو علماء نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کے بعد مہاتما گوتم بودھ کے ماننے والے مستقل طور پر دو گروہوں میں منقسم ہو گئے۔

۱۔ ہینیان۔ یہ لوگ بودھ دیوجی کو محض ایک مہاتما دھرم پرس مانتے ہیں

۲۔ مہایان۔ یہ لوگ بودھ دیوجی کو قابل پرستش قرار دیتے ہیں اور ان کے مجسمہ کی پوجا کرتے ہیں۔

جس طرح یسوع مسیح اور بودھ دیوجی کے حالات میں مشابہت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح ان دونوں انبیاء کی امتوں میں بھی بڑی مشابہت نظر آتی ہے۔ دونوں امتوں نے اپنے اپنے نبی کا مقام و منصب بیان کرنے میں ایک ہی طرح افراط و تفریط سے کام لیا ہے۔

دہار

پیروانِ بودھ کے بودھ کے معبد کو دہار کہا جاتا ہے۔ پٹنہ کے قریب راجگیر کے علاقہ کو جو بہار کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے۔ اور مسلمان سیاحوں نے ایران کے نو بہار کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ اس کے مطابق وہ ... بدھسٹوں کا دہار ہی ثابت ہوتا ہے۔ (دیکھو عرب و ہند کے تعلقات)

بودھ کی عبادت

میں اپریل ۱۹۵۲ء میں سارناتھ گیا۔ وہاں بودھ مندر کے چند چینی خادموں کو بودھ کے مجسمہ کے آگے عبادت کرتے دیکھا۔ ان کی عبادت نماز کی ٹوٹی پھوٹی شکل تھی۔ قیام۔ رکوع۔ سجدہ اور قعدہ سب تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح حضرت گوتم بودھ بھی نماز پڑھا کرتے تھے۔

بودھوں اور مسلمانوں کے تعلقات

مسلمانوں نے جوں عرب کی سرزمین سے باہر قدم رکھا۔ بودھوں سے ان کے سیاسی و علمی تعلقات قائم ہوئے۔ ۹۲ ہجری میں جب محمد بن قاسم سندھ میں داخل ہوئے تو ان کو یہاں جابجا بودھ راجے اور بھکشو ملے محمد بن قاسم کے جاری کردہ بعض احکام سے بودھوں کے مذہبی رسوم میں مداخلت ہوتی تھی۔ لیکن بودھوں کی درخواست پر انہوں نے ان کو ان احکام سے مستثنےٰ قرار دیا۔ اسی طرح سیلون میں جو عرب تجار تجارت کیا کرتے تھے ان کے بھی بودھوں سے بہت اچھے تعلقات تھے۔ سیلون کے بودھ راجوں نے ہمیشہ مسلمانوں کی جان مال عزت و آبرو کی حفاظت کی۔ بلکہ کہا ہے کہ سیلون کے ایک بودھ راجہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا حال سننے کے بعد تحقیق حال کے لئے اپنا ایک ایلچی بھیجا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور ان کی درویشانہ زندگی سے بہت متاثر ہوا (عرب و ہند کے تعلقات)

عربی تصانیف میں یوز آسف بودھ ... نام کی ایک تصنیف پائی جاتی ہے۔ اس میں ایک رشی کے ترک دنیا کے واقعات نہایت دلنشیں انداز میں لکھے گئے ہیں۔ سید سلیمان ندوی کا خیال ہے کہ وہ رشی گوتم بودھ ہی ہیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مہاتما گوتم بدھ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ ابتداء سے گوتم بودھ کا نام عزت و ادب سے لیتا آرہا ہے۔ اور ہمیشہ ان کی نبوت و رسالت کا اقرار کرتا رہا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" ان کو خدا کا نبی قرار دیا ہے۔ اور پیغام صلح کے نوٹس میں ان کی اخلاقی تعلیم کو سب سے اعلیٰ قرار دیا ہے۔

ہمارے موجودہ خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ نے لندن میں جو تقریر کی۔ اور جو "احمدیت یا حقیقی اسلام" کے نام سے چھپی ہوئی ہے اس میں اہل یورپ کے سامنے مہاتما گوتم بودھ کو نبی اللہ کی حیثیت سے پیش کیا۔ اسی طرح اپنی مطبوعہ تقریر "سیر روحانی" میں اپنے موجودہ دیوجی کی طرح صاحب کشف و کرامات قرار دیا۔ اور اپنے سلسلہ کے واقفوں اور مبلغوں کو بودھ دیوجی کے بھکشوؤں کا طریق اختیار کرنے کی ہدایت کی

کامیاب مسیح موعود (بقیہ صفحہ ۲)

"... دنیا کے دس بارہ ممالک میں قادیانی مبلغین کو بھیج دینے سے مرزا صاحب کے بعثت کے مقصد کی تکمیل نہیں ہوتی قادیانی مبلغین نے کارنامے جو اشاعت اسلام کے نام سے آئے دن قادیانی اخبارات میں جلی عنوانات سے شائع ہوتے ہیں حقیقتاً بوگس ہیں۔ انشاء اللہ ہم آئندہ اس سطحی پروپیگنڈے کی حقیقت کو بے نقاب کریں گے" (رشاکر ۲۰؍۱؍۵۶)

حقیقت تو خواہ کچھ ہو اس بات کا تو آپ نے اعتراف کر لیا کہ دس بارہ ممالک میں احمدی مبلغین اشاعت اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ رہا یہ کہ اُن کی حقیقت کیا ہے آپ کسی اپنے نمائندہ کو ان ممالک میں بھیج کر حقیقت حال سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ ورنہ یقذفون بالغیب کا شیوا مومنانہ معلوم نہیں ہوتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر ایسی باتیں کر لینا آسان ہے مگر میدان عمل میں کچھ کر دکھانا بہت مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی چند ماہ ہی گزرے ہیں کہ الیاس برنی صاحب کی ایک کتاب پر ریویو کرتے ہوئے معاصر الجمعیۃ دہلی نے جماعت احمدیہ کے مقابل پر عام مسلمانوں کی ایسی مناظرہ بازی کا جائزہ لیتے ہوئے اصل حقیقت کو جن الفاظ میں واشگاف کیا تھا۔ وہ ہر سمجھ دار کے لئے باعث عبرت ہیں۔ معاصر نے لکھا:-

"الیاس برنی صاحب رد قادیانیت میں ایک خاص شہرت حاصل کر چکے ہیں اور ان کی کتاب قادیانی مذہب بہت مقبول ہو چکی ہے۔ قادیانیوں نے بھی ان کے جواب میں قلم اٹھایا تھا۔ اس کتاب میں ان ہی جوابات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ قادیانیت کی رفتار دلائل اور مناظرہ بازیوں سے کبھی نہیں رک سکتی۔ ان کا توڑ صرف یہ ہے کہ ساری دنیا میں ہمارے تبلیغی مشن پہنچیں۔ اسلامی لٹریچر انگریزی میں شائع ہو۔ اور مسلمان منظم ہو کر اسلام کو دنیا کے سامنے صحیح طریقے پر پیش کریں۔

ہم دلائل پیش کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور حریف نے دوسری راہوں سے کام کر کے اپنا ایک مقام پیدا کر لیا ہے۔ ضرورت ہے کہ قادیانیت کو ختم کرنے کے لئے ہم بھی باہر کی دنیا میں کچھ کام کر کے دکھائیں"

(الجمعیۃ دہلی ۲؍۱؍۵۶ء)

پس ہم معاصر شاکر سے یہ گذارش کریں گے کہ جب وہ جماعت احمدیہ کے "سطحی پراپیگنڈے کی حقیقت کو بے نقاب کریں" تو مہربانی فرما کر معاصر الجمعیۃ کے اس مشورہ کو ضرور پیش نظر رکھ لیں اور سوچ سمجھ کر اس کی طرف قدم بڑھائیں۔ شاید معاصر کا تجربہ انہیں کچھ فائدہ دے سکے!! (باقی)

ہندوستان کا ایک عظیم مصلح

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

میں بھنبال ہوں۔ وہ اپنے علم اور معرفت تامہ سے اس دنیا میں بسنے والے دیوتاؤں۔ انسانوں اور برہمنوں کو آگہی بخشے جس طرح میں آج کے بسنے والوں کو اپنے لازوال علم سے ملاتا ہوں۔ وہ دھما (Dhamma) کی تعلیم دے گا۔ اور خدائی معرفت کا دعویٰ کریگا۔ اسکی ابتدا دلاویز ہے اس کا وسط دلآویز ہے اور اس کا انجام خوش کن ہے۔ وہ اپنے مقصد میں اس طرح کامیاب و کامران ہوگا جیسے میں ہوں۔ وہ کئی ہزار درویشوں کی جماعت کی تنظیم کی راہنمائی کرے گا۔ جیسے کہ میں کئی سو درویشوں کی جماعت کی قیادت کر رہا ہوں" دو ڈگہ نکائے بحوالہ گوتم دی بدھ مصنفہ آئی بی ہارنر و انند کمار سوامی صفحہ

اس پیشگوئی کے علاوہ بعض اور پیشگوئیاں بھی آپکی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔

آپ کی تعلیم بہت موثر ثابت ہوئی۔ آپ نے مظلوم طبقہ کے حق میں آواز اٹھائی تھی۔ اس لئے اس نے آپکی طرف توجہ کی

ہو رہی تھی۔ بگرولیے اور رڈسا بھی الٹے آگئے نیز آپ کی زندگی میں ہی کئی ایک راجے اور رؤسا آپکی جماعت میں داخل ہو گئے تھے۔ مثلاً راجہ بمبی سار آپ کی زندگی ہی میں آپ پر ایمان لے آیا تھا اسی طرح راجہ اوتھ پرسینڈ بھی ایک ریاست کا شہزادہ تھا جس نے شراوستی کے مقام پر بدھ مت کا ہیڈ کوارٹر تعمیر کروایا۔ آپکی وفات کے بعد راجہ اشوک آپ پر ایمان لایا اشوک کا زمانہ حکومت ۲۷۴ سے ۲۳۲ یا ۲۲۸ قبل مسیح ہے۔ اشوک نے بدھ مت کے پرچار میں بہت حصہ لیا۔ اور اس کے زمانہ میں بدھ نے

منظوری انتخاب عہدیداران

نوٹ۔ یہ منظوری ۳۰؍۴؍۵۹ء تک کے لئے ہے

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

کنگن پورہ (کشمیر)

	پتہ	کیفیت
۱۔ صدر۔ مکرم ولی محمد صاحب ڈار	کنگن پورہ ۔ ڈاکخانہ ... (کشمیر)	بقایا دار عہدہ داران جماعت احمدیہ کنگن پورہ کو مشروط منظوری دی جاتی ہے یعنی کہ وہ عرصہ چھ ماہ کے اندر اندر بقایا جات ادا کر دیں۔
۲۔ نائب صدر مکرم عبد القادر صاحب ڈار		
۳۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ مکرم غلام نبی صاحب ڈار		
۴۔ سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم عبد الغنی صاحب پالہ		
۵۔ سیکرٹری امور خارجہ۔ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر		
۶ امین ۔ مکرم غلام محمد صاحب ڈار		
۷۔ سیکرٹری تبلیغ ۔ مکرم ولی محمد صاحب پڈر		
۸۔ محاسب ۔ مکرم غلام محمد صاحب ڈار		
۹۔ آڈیٹر۔ مکرم عبد الغنی صاحب نون		
۱۰۔ سیکرٹری ضیافت خواجہ غلام احمد صاحب راتھر		
۱۱۔ محصل۔ مکرم عبد القادر صاحب بٹ		
" عبد الاحد صاحب جٹ		
" عبد الاحد صاحب نون		
" محمد شعبان صاحب پدر		

کالیکٹ

	پتہ	کیفیت
۱۔ صدر۔ مکرم کے اے محی الدین صاحب	معرفت ... کالیکٹ	بقایا دار عہدہ داران جماعت احمدیہ کالیکٹ کو مشروط منظوری دی جاتی ہے یعنی کہ وہ عرصہ چھ ماہ کے اندر اندر بقایا جات ادا کر دیں۔
۲۔ سیکرٹری مال۔ مکرم ایم علی کویا صاحب		
۳۔ سیکرٹری تبلیغ ۔ مکرم ایم ابوبکر صاحب		
۴۔ " تعلیم و تربیت ۔ مکرم ٹی وی عثمان صاحب		
۵۔ " ضیافت ۔ مکرم ٹی علی صاحب		
۶۔ " امور خارجہ و جنرل سیکرٹری } مکرم کے پی عبد الرحیم صاحب		
۷۔ امین و سیکرٹری جائداد ۔ مکرم اے ایم حسن صاحب		
۸۔ آڈیٹر۔ مکرم کے پی استو صاحب		

کروائیلی

	پتہ
۱۔ صدر ۔ مکرم شیخ قمر علی صاحب	کروائیلی ۔ ڈاکخانہ ... ضلع ...
۲۔ سیکرٹری مال ۔ مکرم محمد صدیق صاحب	
۳۔ " امور عامہ " شیخ جمعہ صاحب	
۴ " تعلیم و تربیت ۔ مکرم آئینسو محمد صاحب	

اوڈکور

	پتہ	کیفیت
۱۔ صدر ۔ مکرم محمد علی صاحب	اوڈکور ۔ ضلع ... (مدراس)	بقایا دار عہدہ داران کو مشروط منظوری دی جاتی ہے یعنی کہ وہ عرصہ چھ ماہ کے اندر اندر بقایا جات ادا کر دیں۔
۲۔ سیکرٹری مال ۔ مکرم محمد قاسم صاحب		
۳۔ " تبلیغ ۔ مکرم محمد عثمان صاحب		
۴۔ " تعلیم و تربیت ۔ مکرم محمد عثمان صاحب		

حیدرآباد

	پتہ
۱۔ سیکرٹری مال ۔ مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب	۶۸۰ سالار جنگ بلڈنگ حیدرآباد دکن معرفت احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج (حیدرآباد)
۲۔ " تعلیم و تربیت ۔ مکرم معین الدین صاحب	
۳۔ " دعوۃ و تبلیغ ۔ " عبد الحی صاحب	
۔۔ سیکرٹری امور عامہ ۔ محمد عبد اللہ صاحب بی ۔ ایس ۔ سی ۔	۶۸۰ سالار جنگ بلڈنگ حیدرآباد دکن
۵۔ " ضیافت ۔ سیٹھ رشید احمد صاحب	معرفت احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج
۶۔ آڈیٹر ۔ مکرم شمس الدین صاحب	(حیدرآباد دکن)

ساندھن (یو۔پی)

	پتہ
۱۔ صدر ۔ مکرم کریم الدین صاحب	ساندھن ڈاکخانہ ... ضلع آگرہ (یو۔پی)
۲۔ سیکرٹری مال ۔ مکرم بہادر خاں صاحب	
۳۔ " تبلیغ ۔ " کریم الدین خان صاحب	
۴۔ " تحریک جدید ۔ مکرم حبیب اللہ خاں صاحب	

نند گڑھ

	پتہ	کیفیت
۱۔ صدر ۔ مکرم امام حسینی صاحب	نند گڑھ ضلع بلگام (بمبئی)	بقایا دار عہدہ داران جماعت احمدیہ نند گڑھ کو مشروط منظوری دی جاتی ہے یعنی کہ عرصہ چھ ماہ کے اندر اندر بقایا جات ادا کر دیں۔
۲۔ سیکرٹری مال ۔ مکرم امیر صاحب چکوڑی		
۳ " تعلیم و تربیت ۔ مکرم عبد المنان صاحب چکوڑی		

سوراب

	پتہ
۱۔ صدر ۔ مکرم محمد عثمان صاحب	سوراب ۔ ریاست میسور ۔ جنوبی ہند
۲۔ سیکرٹری ۔ " عبد الرحمٰن صاحب	

صالح نگر (یو۔پی)

	پتہ
۱۔ صدر ۔ مکرم منور احمد خاں صاحب	صالح نگر ۔ ڈاکخانہ ... ضلع شاہجہانپور (یو۔پی)
۲۔ سیکرٹری مال ۔ مکرم نور خاں صاحب	
۳۔ " تعلیم و تربیت ۔ مکرم بشیر احمد خاں صاحب	
۴۔ " دعوۃ و تبلیغ ۔ " محمد بشیر صاحب	
۵۔ امین ۔ " محمد بشیر صاحب	
۶۔ سیکرٹری امور عامہ " عزیز احمد خاں صاحب	
۷۔ " تحریک جدید ۔ " حبیب خاں صاحب	

کوٹلہ (اڑیسہ)

	پتہ
۱۔ صدر ۔ مکرم میاں فقیر خاں صاحب	کوٹلہ ڈاکخانہ ... ضلع کٹک ۔ اڑیسہ
۲۔ وائس پریزیڈنٹ سیکرٹری امور عامہ } مکرم منشی عبد الغفار صاحب	
۳۔ سیکرٹری تبلیغ ۔ مکرم بخشی خاں صاحب	
۴۔ سیکرٹری مال ۔ " شیخ عبد الستار صاحب	
۵۔ " تعلیم و تربیت ۔ مکرم میاں عبد اللہ خاں صاحب	

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجز کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں بڑی تشویش رہتی ہے۔ احباب برائے مہربانی ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الکریم خان کاٹھگڑھی شاہدراز سیالکوٹ۔ (۲) جملہ درویشان قادیان و احباب جماعت احمدیہ کی خدمات میں یہ گذارش ہے کہ بندہ کی امتحان میں کامیابی اور بندہ کی خالہ صاحبہ کی مرض موذی سے شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں ۔ بندہ ۱۳ رماہ رمضان کو ایک امتحان دینے والا ہے۔ خاکسار نور الحق احمدی دلائی پاڑا سمبلپور (اڑیسہ) (۳) خاکسار کا ۵ سالہ بھائی عزیزم مسعود احمد ابن ڈاکٹر میر ... صاحب مرحوم ... روز سے البرٹ ہسپتال لاہور میں لیارنگ انیمیا ... بیمار ہے لہٰذا بزرگان و درویشان قادیان سے عزیزم کی شفایابی کے لئے درد دل سے ...

ولادت قادیان ۱۷ رمارچ نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش کے ہاں لڑکا تولد ہوا الحمد للہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیز کا نام منیر احمد تجویز فرمایا ... ۲۱ رمئی سید منظور احمد صاحب دیہاتی مبلغ متعینہ صالح نگر (یو۔پی) کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ... ۸ مئی مکرم قاضی عبد الحمید صاحب درویش کاتب اخبار بدر کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ خدا تعالیٰ نومولودین کو لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین ۔

ایک زیادہ دہن مصنّف

حکومت سخت کارروائی کرے

گڑگاؤں اینڈ کو کھاری باؤلی نے سوامی پارس ناتھ کی تصنیف کردہ کتاب "نارنگی پرایر پیرا" شائع کی ہے جس میں ایک جاسوس کتے کا نام "شیر علی" رکھا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے محبوب نبی کے داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام پر کتے کے نام رکھنے کی غرض محض مسلمانوں کے جذبات کو کند چھری سے ذبح کرنا ہے کوئی مصنف ایسی باتوں سے ناواقف نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً جبکہ گزشتہ چند سالوں میں ایسے کئی ایک مصنفوں کی کتب کے خلاف مسلمانوں نے اظہار ناراضگی کیا اور بعض پر حکومت نے مقدمات بھی چلائے۔ حکومت سے ہماری پرزور گذارش ہے کہ اس کی فرض شناسی کا تقاضا ہے کہ ایسے دریدہ دہن مصنف کے خلاف فوراً مقدمہ چلا کر اسے کیفر کردار تک پہنچائے تا فرقہ وارانہ فضا مکدر نہ ہو اور آئندہ کے لئے دریدہ دہن مصنفین اس طرح مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ کھیلنے سے باز رہیں۔

تبادلہ مبلغین

جماعتوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق مبلغین کا تبادلہ عمل میں لایا گیا ہے:۔

۱۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ کلکتہ کو دہلی تبدیل کر دیا گیا ہے اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل سابق مبلغ دہلی کو کلکتہ تبدیل کیا گیا ہے یہ تبادلہ ماہ مئی میں عمل میں آئیگا انشاء اللہ۔

۲۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل کو بمبئی سے مدراس تبدیل کیا گیا ہے۔ وہ بعض ضروری امور کی تکمیل کے بعد مدراس پہنچ جائیں گے۔

۳۔ مولوی سراج الحق صاحب کو تیماپور دکن سے سندگراہ ضلع بلگام صوبہ بمبئی اور مولوی فیض احمد صاحب کو سندگراہ سے تیماپور تبدیل کیا گیا ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قابل تقلید مثالیں

ہندوستان کی دوسری جماعتیں بھی اشاعت لٹریچر کی طرف توجہ دیں

یہ امر بہت خوشی کا موجب ہے کہ حیدرآباد دکن اور مالا بار کی جماعتیں اپنے خود اپنے خرچ پر وقتاً فوقتاً بہت سا تبلیغی لٹریچر شائع کرتی رہتی ہیں۔ گو یہ ان جماعتوں کا ایک فرض ہے۔ مگر اپنے فرض کو پہچان کر اس کو وقت پر ادا کرنا بھی سعادت ہے۔ اور یہ سعادت زیادہ تر مذکورہ بالا دونوں صوبوں کی جماعتوں کے حصہ میں آتی ہے۔ بعض دوسری جماعتیں بھی کبھی کبھی لٹریچر شائع کرتی ہیں مثلاً بنگلور۔ کانپور اور سیلی کی جماعتیں۔

لٹریچر کی اشاعت میں بحیثیت فرد جماعت جو کام حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے کر دکھایا ہے۔ وہ دنیا بھر کے کسی احمدی نے نہیں کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے اور ان کے اموال میں ترقی دے۔ حضرت سیٹھ صاحب کے نیک نمونہ کا اثر حیدرآباد کی دوسری جماعتوں پر بھی پڑا ہے۔ چنانچہ یادگیر اور چنت کنٹہ کی جماعتیں اور ان جماعتوں میں سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنت کنٹہ دکن اور سیٹھ محمد عبد الحی صاحب یادگیر کے نام قابل ذکر ہیں جو ہزاروں روپیہ سالانہ خرچ کر کے لٹریچر کی اشاعت کرتے ہیں۔

اس کے بعد مالا بار کا نمبر ہے بلکہ اگر مالا بار کی جماعتوں کی تعداد اور افراد کی مالی وسعت کا جائزہ لیا جائے تو حقیقت یہی ہے کہ مالا بار کی جماعتیں بھی حیدرآباد کے برابر ہی اشاعت لٹریچر میں حصہ لے رہی ہیں۔ اور اب خدا کے فضل سے بنگلور کی جماعت بھی آگے آ رہی ہے۔ اور گزشتہ دنوں اس جماعت نے کافی لٹریچر شائع کیا ہے۔ چنانچہ مالا بار اور بنگلور کی جماعتوں نے جو لٹریچر شائع کیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے:۔

مالا بار

۱۔ اسلام ایک امن کا پیغام ہے (لیکچر حضرت مفتی محمد صادق صاحب) بزبان ملیالم تعداد ۲۰۰۰

۲۔ مسلم طلباء سے خطاب بزبان ملیالم تعداد ۱۰۰۰

۳۔ اسلام اور اشتراکیت ترجمہ کتاب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے بزبان ملیالم ۲۰۰۰

۴۔ اسلامی معاشرت متعلق امور خانہ داری بزبان ملیالم تعداد ۱۰۰۰

۵۔ احمدیہ جماعت " " تعداد ۵۰۰۰

۶۔ "پیغام صلح" میں سے ایک اقتباس ۵۰۰۰

۷۔ احمدی اور غیر احمدی میں سے صحیح اسلامی عقائد کس کے ہیں تعداد ۲۰۰۰

۸۔ ایک خوشخبری بزبان ملیالم تعداد ۱۰۰۰

۹۔ فرقہ ناجیہ " " تعداد ۱۰۰۰

۱۰۔ پیغام احمدیت " " تعداد ۲۰۰۰

۱۱۔ قادیان (انٹروڈکشن) بزبان ملیالم ۲۰۰۰

۱۲۔ کیا ہمیں کسی اور کی ضرورت نہیں؟ " ۲۰۰۰

۱۳۔ اسلام کے دوبارہ احیاء کا ذریعہ " ۱۰۰۰

۱۴۔ مسیح ہندوستان میں (تصنیف حضرت مسیح موعودؑ کا ترجمہ) بزبان ملیالم ۱۰۰۰

۱۵۔ شری کرشن جی مہاراج کون تھے " ۱۰۰۰

۱۶۔ ہندو مسلم اتحاد بزبان ملیالم ۲۰۰۰

۱۷۔ تبلیغ احمدیت " " ۱۰۰۰

میزان ۳۴۰۰۰

بنگلور

۱۔ خاتم النبیین کی تفسیر ۲۰۰۰

۲۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جماعت احمدیہ خاتم النبیین مانتی ہے۔ ۲۰۰۰

۳۔ Basic of Islamic Society معہ ایک اردو خط ۲۰۰۰

۴۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۲۰۰۰

میزان ۸۰۰۰

بنگلور میں چھپنے والے لٹریچر کا سہرا مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کے سر پر ہے۔ جن کی کوششوں سے یہ لٹریچر شائع ہوا اور اس کے اخراجات کا بیشتر حصہ مکرمی جناب صبغۃ اللہ صاحب نے ادا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور اور صبغۃ اللہ صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

امید ہے کہ ہندوستان کی دوسری بڑی جماعتیں بھی اپنی اپنی جگہ لٹریچر کی اشاعت کا انتظام کریں گی۔ اور اس نیک نمونہ پر عمل پیرا ہوں گی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان